بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلطِّیبُ

مِنْ

کلامِ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

عطیہ من جانب
حضرت علامہ پیر زاہد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
8۔ جنوری 2009ء 10 محرم 1430ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربیع اوّل

ہدیہ تہنیت میلاد مصطفی ﷺ ۱۴۲۹ ہجری

عبید المصطفیٰ

Marfat.com

اللہ عزّ وجلّ کے نام کی تاثیر

عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَفْجَأْہُ فَاجِئَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی اللَّیْلِ وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ لَمْ تَفْجَأْہُ فَاجِئَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔

(مسند امام احمد بن حنبل ح ۵۲۸ ص ۸۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (اللہ کے نام سے شروع جس کے پاک نام سے زمین وآسمان کی کوئی شیء نقصان نہیں پہنچا سکتی) تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو رات تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پہ نہ آئے گی۔ اسی طرح جو شخص شام کو یہ کلمات پڑھ لے تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پہ نہ آئے گی۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے

عَنْ اَبِیْ مُسْلِمِ نِ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمْصَ فَاِذَا فِیْہِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ کَھْلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْھِمْ شَابٌّ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ بَرَّاقُ الثَّنَایَا سَاکِتٌ . فَاِذَا

Marfat.com

امْتَرَی الْقَوْمُ فِیْ شَیْءٍ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِ فَسَاَلُوْهُ فَقُلْتُ لِجَلِیْسٍ لِّیْ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ هٰذَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَعَ لَهٗ فِیْ نَفْسِیْ حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتّٰی تَفَرَّقُوْا . ثُمَّ هَجَّرْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَآئِمٌ یُصَلِّیْ اِلٰی سَارِیَةٍ فَسَكَتَ . لَایُكَلِّمُنِیْ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ . فَاحْتَبَیْتُ بِرِدَآءٍ لِّیْ وَ سَكَتُّ لَآ اُكَلِّمُهٗ ، ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ قَالَ فِیْمَ تُحِبُّنِیْ ؟ قَالَ قُلْتُ فِی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فَاَخَذَ بِحُبْوَتِیْ فَجَرَّنِیْ اِلَیْهِ هُنَیَّةً ثُمَّ قَالَ اَبْشِرْ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ . یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِیْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ یَآ اَبَا الْوَلِیْدِ لَآ اُحَدِّثُكَ بِمَا حَدَّثَنِیْ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِی الْمُتَحَابِّیْنَ ؟ قَالَ فَاَنَا اُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُهٗ اِلَی الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ . وَحَقَّتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَوَاصِلِیْنَ فِیَّ .

﴿مسند امام احمد بن حنبل ص ۱۶۳۰﴾

حضرت ابو مسلم خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب میں

Marfat.com

سے تیس ادھیڑ عمر بزرگ موجود ہیں ان میں سرمگیں آنکھوں اور چمکدار دانتوں والے ایک نوجوان خاموش بیٹھے ہوئے اچانک مجھے نظر آئے۔ جب ان لوگوں کو کسی معاملہ میں تردد ہوتا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوتے اور ان سے پوچھتے میں نے اپنے ایک ہم مجلس سے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو میرے دل میں ان کی محبت جاگزیں ہوگئی۔ میں انکے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ منتشر ہوگئے اور میں (اگلی صبح) سویرے سویرے مسجد کی طرف آیا۔ میری نظر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر پڑی جو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد وہ خاموش بیٹھ گئے۔ مجھ سے بات نہ کرتے تھے۔ میں نے بھی نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں گھٹنوں کے گرد اپنی چادر لپیٹ کر بیٹھ گیا۔ میں بھی خاموش بیٹھا رہا ان سے بات نہ کی۔ کافی دیر بعد میں نے کہا قسم اللہ کی میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کس وجہ سے محبت کرتے ہو۔ میں نے کہا بس اللہ کی رضا کی خاطر تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر مجھے چادر سے پکڑا اور تھوڑا سا کھینچ کر مجھے اپنے قریب کر لیا پھر فرمایا اگر تو سچا ہے تو تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتے ہیں میری بزرگی کے پیش نظر جو لوگ آپس میں پیار کرنے والے ہیں ان کے لئے (بروز قیامت) نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

Marfat.com

حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں وہاں سے نکلا تو مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ملے میں نے کہا اے ابا الولید! آپس میں پیار کرنے والوں کے متعلق حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مجھے جو حدیث سنائی ہے کیا وہ میں آپ کو نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ربِ عَزَّ وَجَلَّ سے روایت فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: میرے لئے آپس میں محبت کرنیوالوں کیلئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر آپس میں ملنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی، میری خاطر آپس میں تعلق رکھنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔

﴿اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا .

﴿رواہ مسلم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس کے اس حال پر راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس کا شکر ادا کرے، ایک گھونٹ پیئے تو اس کا شکر ادا کرے

﴿تم نے اسلام کو منور کیا اللہ تمہیں دنیا و آخرت میں منور کرے﴾

رَوٰی سَعِیْدُ بْنُ زُبَانٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هِنْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلَ تَمِیْمٌ یَعْنِی الدَّارِیَّ مِنَ الشَّامِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَنَادِیْلَ وَ زَیْتًا وَ مُقْطًا فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَافَقَ ذٰلِکَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَ غُلَامًا یُقَالُ لَهٗ اَبُو الْبَزَّارِ فَقَامَ فَنَشَطَ الْمُقْطَ وَعَلَّقَ الْقَنَادِیْلَ وَ صَبَّ فِیْهَا الْمَآءَ وَالزَّیْتَ وَ جَعَلَ فِیْهَا الْفَتِیْلَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ اَبَا الْبَزَّارِ فَاَسْرَجَهَا وَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ بِهَا تَزْهَرُ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ قَالُوْا تَمِیْمُ الدَّارِیُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَالَ نَوَّرْتَ الْاِسْلَامَ نَوَّرَ اللّٰهُ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اَمَآ اَنَّهٗ لَوْ کَانَتْ لِیْ اِبْنَةٌ لَزَوَّجْتُکَهَا قَالَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ لِیْ اِبْنَةٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم تُسَمَّی الْمُغِیْرَةُ بِنْتُ نَوْفَلَ فَافْعَلْ بِهَا مَآ اَرَدْتَ فَاَنْکَحَهَآ اِیَّاهَا .

﴿المتجر الرابح﴾

Marfat.com

حضرت سعید بن زبان رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابی ہند رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ملک شام سے فانوس، تیل اور بتیاں اٹھا کر لائے جب مدینہ منورہ پہنچے تو اتفاق سے وہ جمعہ کی رات تھی انہوں نے اپنے ایک غلام کو "جنہیں ابو البزّاد کہا جاتا تھا" حکم دیا وہ اٹھا اس نے فانوس لٹکائے اور پھر ان میں پانی اور تیل ڈالا پھر ان میں بتیاں لگا دیں۔

جب سورج غروب ہوا تو ابو البزّاد کو حکم دیا اور اس نے جا کر انہیں روشن کر دیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد کی طرف تشریف لائے تو وہ جگمگا رہی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمیم داری نے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (تمیم داری کو دعا دیتے ہوئے) فرمایا: تم نے اسلام کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں روشن کرے۔ البتہ اگر میری کوئی بیٹی ہوتی تو میں تمہارے عقد میں دے دیتا۔ حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ (جو وہاں موجود تھے) نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میری بیٹی مغیرہ بنت نوفل حاضر ہے آپ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ پورا فرما لیجیے تو حضور نے اس کا نکاح ان سے کر دیا۔

Marfat.com

﴿''تین اشخاص'' جنکی نماز قبول نہیں ہوتی﴾

مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْرًا . رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَ اِمْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ . وَ اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ .

﴿النسائیات ص ۹۱﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا، تین آدمیوں کی نماز ان کے سر کے اوپر ایک بالشت تک بھی بلند نہیں ہوتی۔

ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسری وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض رہا۔ تیسرے وہ دو بھائی جن کی آپس میں قطع تعلقی ہو۔

﴿شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا خَرَجَتْ مِنْ م بَيْتِهَا وَ زَوْجُهَا كَارِهٌ لِّذٰلِكَ لَعَنَهَا كُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَآءِ وَكُلُّ شَیْءٍ مَّرَّتْ

Marfat.com

عَلَيْهِ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ حَتّٰى تَرْجِعَ ۔

﴿النسائیات ص ۹۱﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک عورت جب گھر سے نکلے حالانکہ اس کا خاوند اس کے اس فعل کو پسند نہیں کر رہا تو ایسی عورت پر آسمان کا ہر فرشتہ اور جن وانس کے علاوہ ہر وہ چیز جس کے پاس سے وہ گزرے گی واپسی تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔

یعنی جنوں انسانوں کے سوا جمادات ونباتات ایسی عورت پر لعنت بھیجتے ہیں کیونکہ اس نے اپنے خاوند کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔ وہ پسند نہیں کرتا اور وہ گھر سے باہر نکلی ہے۔ لہٰذا اے عورتو! اپنے خاوندوں کی اجازت کے بغیر باہر نکلنے میں اللہ سے ڈرو۔

﴿جو بات آقا ﷺ کو پسند نہ آئے اسے چھوڑنے میں تاخیر کیسی﴾

عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَلْقَاهُ ۔ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ ۔ فَقَالَ هٰذَا شَرٌّ هٰذَا حِلْيَةُ اَهْلِ النَّارِ ۔ فَاَلْقَاهُ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَكَتَ ۔

﴿مسند امام احمد ح ۶۰۱۸﴾

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے کسی صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو ان سے چہرہ مبارک پھیرلیا، انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوہے کی پہن لی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ اس سے بھی بری ہے اور یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ انہوں نے اسے بھی پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاموش رہے۔

﴿جس مال کا جمع کرنا حضور ﷺ نے پسند فرمایا﴾

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّآ اُنْزِلَتْ . اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ . قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ : قَدْ نُزِّلَ فِی الذَّھَبِ وَ الْفِضَّۃِ مَا نُزِّلَ فَلَوْ اَنَّا عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ اِتَّخَذْنَاہُ فَقَالَ . اَفْضَلُہٗ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّقَلْبًا شَاکِرًا وَّزَوْجَۃً مُّؤْمِنَۃً تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ .

﴿النسائیات﴾

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت مبارکہ ”اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ“ نازل کی گئی تو ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کسی سفر میں تھے بعض صحابہ نے کہا سونا اور چاندی کے متعلق آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کونسا مال افضل

کے متعلق آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کونسا مال افضل ہے تو ہم وہ حاصل کریں فرمایا کہ افضل مال اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اللہ کا شکر کرنے والا دل اور مؤمنہ بیوی ہے جو ایمان پر معاون ثابت ہو۔

﴿ایک عمل پر حضور ﷺ کی طرف سے جنت کی ضمانت﴾

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ وَاحِدَةً اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . قَالَ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا. قَالَ فَكَانَ سَوْطُ ثَوْبَانَ يَسْقُطُ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَيُنِيْخُ حَتّٰى يَأْخُذَهٗ وَمَا يَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِيْهِ .

﴿المتجر الرابح﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جو کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غلام ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا لوگوں سے کسی شئی کا سوال نہ کیا کر۔ کہتے ہیں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اونٹ پر

سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو اونٹ کو بٹھا کر خود کوڑا اٹھاتے کسی کو نہ کہتے کہ مجھے پکڑا دو۔

﴿پہلی امتوں کی بیماریاں اس امت کے اندر﴾

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَآ اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَ لٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ .

﴿رواہ احمد و الترمذی . مشکوٰۃ ۴۲۸﴾

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماریاں تمہارے اندر سرایت کر آئی ہیں۔ جیسے حسد و بغض ہے یہ مونڈنے والی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

﴿حسد کے مفاسد﴾

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

﴿رواہ ابو داود﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ نے فرمایا: حسد سے بچو، یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

﴿مومن کو نقصان پہنچانے والا﴾

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ .

﴿رواہ الترمذی﴾

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا لعنتی ہے وہ شخص جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا یا دھوکہ دیا۔

﴿احب الاعمال﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَحَبُّ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ .

﴿مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۴۲۷﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد اعمال میں سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

Marfat.com

﴿زوجین کا ایک دوسرے کو تہجد کے لئے بیدار کرنا﴾

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فَاَیْقَظَ اَهْلَهٗ فَاِنْ لَّمْ تَقُمْ رَشَّ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ. رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ تُصَلِّیْ وَ اَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِذَا لَمْ یَقُمْ رَشَّتْ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنَ الْمَآءِ.

﴿المتجر الرابح﴾

نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو رات میں اٹھے نماز (تہجد) پڑھے پھر اپنی گھر والی کو جگائے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اسی طرح اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھے نماز (تہجد) ادا کرے اور اپنے شوہر کو جگائے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

﴿والد پر بیٹے کے حقوق﴾

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَی الْوَالِدِ اَنْ یُّحْسِنَ اِسْمَهٗ وَ یُعَلِّمَهُ الْکِتَابَةَ وَ یُزَوِّجَهٗ اِذَا بَلَغَ.

﴿المتجر الرابح﴾

معلم کائنات صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لڑکے کا اس کے والد پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اسے کتابت (خوشخطی) سکھائے۔ اور

Marfat.com

جب وہ بڑا ہو تو اس کی شادی کر دے۔

﴿دستر خوان کے آداب﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَآئِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَآئِدَۃُ وَ لَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَ اِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ .

﴿رواہ ابن ماجۃ و البیھقی فی شعب الایمان﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب دستر خوان بچھایا جائے تو جب تک دستر خوان اٹھا نہ لیا جائے کوئی شخص نہ اٹھے اور جب تک لوگ کھانے سے فارغ نہ ہو جائیں وہ کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ سیر ہو چکا ہو (ایسی صورت میں) اسے چاہیے کہ کسی بہانے ساتھ لگا رہے۔ کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا (کھانے سے ہاتھ کھینچا) تو اس کا ہم مجلس بھی شرمندگی سے اپنا ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے ابھی مزید کھانے کی حاجت ہو۔

﴿بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو﴾

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ قَالَ لَاتَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَ كِذْبًا .

﴿رواه ابن ماجة﴾

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کھانا لایا گیا تو آپ نے وہ ہمیں پیش کیا ہم نے کہا ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو''

(یعنی حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جان گئے تھے کہ عورتیں بھوکی ہیں لیکن تکلفاً جھوٹ بول رہی ہیں۔ جبکہ بھوکے رہنے میں دنیا کا خسارہ ہے اور جھوٹ بولنے سے آخرت کا خسارہ ہے اس لئے منع فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔)

﴿مفہوم از حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۳۷﴾

﴿حضور ﷺ کی دعوت قبول نہ کرنے پر عمر بھر کا افسوس﴾

رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ . فَيَالَهْفَ نَفْسِىْ هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

Marfat.com

﴿ابن ماجه باب عرض الطعام ۲۳۷﴾

بنی عبدالاشہل کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کچھ تناول فرمارہے تھے تو آپ نے فرمایا قریب آؤ اور کھاؤ۔ میں نے عرض کی میں روزہ سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے خود پر افسوس رہا کہ میں نے حضور کے کھانے سے کیوں نہ کھایا۔

﴿حضور ﷺ کی سخاوت اور شفقت﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَصْعَۃٌ یَّحْمِلُھَا اَرْبَعَۃُ رِجَالٍ یُقَالُ لَھَا الْغَرَّآءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَ سَجَدُوْا الضُّحٰی اُتِیَ بِتِلْکَ الْقَصْعَۃِ وَ قَدْ ثُرِدَ فِیْھَا فَالْتَفُّوْا عَلَیْھَا فَلَمَّا کَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ مَا ھٰذِہِ الْجِلْسَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَنِیْ عَبْدًا کَرِیْمًا وَّ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِیْدًا ثُمَّ قَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِھَا وَ دَعُوْا ذِرْوَتَھَا یُبَارَکْ فِیْھَا .

﴿رواہ ابو داؤد ۳۵۳﴾

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ایک پیالہ تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام "اَلْغَرَّاء" تھا جب چاشت کا وقت ہوا اور لوگوں نے چاشت کی (نفل) نماز

Marfat.com

پڑھ لی تو وہ پیالہ لایا گیا۔ اس میں ثرید بنی ہوئی تھی۔ لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ جب زیادہ لوگ ہو گئے تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے) گھٹنوں کے بل (سمٹ کر) بیٹھ گئے۔ ایک اعرابی نے کہا یہ بیٹھنا کیسا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بندۂ مہربان بنایا ہے۔ بے رحم اور متکبر نہیں بنایا۔ پھر فرمایا اطراف سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ۔

﴿بدنی نظافت کی ترغیب﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفِ الْاِبْطِ وَ حَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّانَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً.

﴿رواہ مسلم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے مدت مقرر کر دی گئی اور وہ یہ کہ ہم انہیں چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

﴿رسول اللہ ﷺ کی اتباع کامل کا رنگ﴾

عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِدَآبَّةٍ

Marfat.com

لِیَرْکَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلَیْهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وِاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وکَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ" ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِکْتَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؟ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِکْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهٖٓ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَیَقُوْلُ عَلِمَ عَبْدِیْٓ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ .

﴿مسند امام احمد ص ۱۰۱﴾

حضرت علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ساتھ سوار ہونے کے لئے ایک جانور تھا۔ جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ جب اس پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وِاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا، پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہا، پھر کہا "سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ" (اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یقیناً میں نے خود پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے)

پھر آپ ہنسنے لگے تو میں نے پوچھا! اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو اسی طرح کرتے دیکھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے حضور یہ کلمات (تو مجھے بخش دے) کہہ کر ہنس دیے تو میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ رب تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہے اے میرے رب! مجھے بخش دے اور وہ جواب میں فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

﴿روزِ محشر جسے ایمان کی پوشاکیں عطا کی جائیں گی﴾

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ نِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى دَعَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ حُلَلِ الْاِيْمَانِ اَيَّهَا شَاءَ.

﴿مسند امام احمد ۱۱۹۶﴾

حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کے اظہار کے لئے باوجود استطاعت کے لباس کو ترک کیے

Marfat.com

رکھا تو قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائیں گے اور اسے ایمان کی پوشاکیں پیش کی جائیں گی اور اسے ان میں اختیار دیا جائے گا جو چاہے لے لے۔

﴿غلاموں کے معاملات کی فکر رکھنے والے رسول ﷺ﴾

عَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالِکِ بْنِ حُوَیْرِثٍ قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ شَبَبَۃٌ مُّتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اَھْلَنَا وَ سَاَلَنَا عَنْ مَّنْ تَرَکْنَا فِیْۤ اَھْلِنَا فَاَخْبَرْنَاہُ وَکَانَ رَقِیْقًا رَحِیْمًا فَقَالَ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤی اَھْلِیْکُمْ فَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ وَصَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْۤ اُصَلِّیْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ .

﴿بخاری ص ۵۰۸ ح ۲۰۰۸﴾

حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ نو جوان تھے اور قریبی رشتہ دار تھے، ہم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بیس راتیں گزار دیں تو آپ کو یہ گمان ہوا کہ ہمیں اپنے گھروں کی یاد ستا رہی ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے گھر میں کسے چھوڑ کر آئے ہیں، ہم نے آپ کو اپنا حال بتایا۔

Marfat.com

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت شفیق اور مہربان تھے آپ نے فرمایا اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ گھر والوں کو دین کی تعلیم دو، انہیں (نیکی کا) حکم دو۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم لوگوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

﴿لعابِ دہن رسول اللہ ﷺ ذریعہ شفاء﴾

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الْاَزْدِیِّ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَرْمِیْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ م بَطْنِ الْوَادِیْ وَخَلْفَهٗ اِنْسَانٌ یَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ اَنْ یُّصِیْبُوْهُ بِالْحِجَارَةِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَیُّهَا النَّاسُ لَایَقْتُلْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَّ اِذَا رَمَیْتُمْ فَارْمُوْا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ بِابْنٍ لَّهَا فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا ذَاهِبُ الْعَقْلِ فَادْعُ اللّٰہَ لَهٗ . قَالَ لَهَا ائْتِیْنِیْ بِمَآءٍ فَاَتَتْهُ بِمَآءٍ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَتَفَلَ فِیْهِ وَ غَسَلَ (فِیْهِ) وَجْهَهٗ ثُمَّ دَعَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبِیْ فَاغْسِلِیْهِ بِهٖ وَاسْتَشْفِی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ . فَقُلْتُ لَهَا هَبِیْ لِیْ مِنْهُ قَلِیْلًا لِّابْنِیْ هٰذَا ؟ فَاَخَذْتُ مِنْهُ قَلِیْلًا بِاَصَابِعِیْ فَمَسَحْتُ بِهَا شِقَّةَ ابْنِیْ فَکَانَ مِنْ اَبَرِّ النَّاسِ فَسَاَلْتُ الْمَرْاَةَ بَعْدُ مَا فَعَلَ ابْنُهَا ؟

Marfat.com

قَالَتْ بَرِئَ اَحْسَنَ بُرْءٍ

﴿مسند امام ح ۲۷۶۷۲﴾

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا انہوں نے بطن وادی کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جمرۃ عقبہ کو رمی کرتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے ایک شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں سے بچائے ہوئے تھا کہ کہیں (نادانستہ) وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پتھر نہ دے ماریں۔ اور وہ یہ کہے جا رہا تھا کہ لوگو! ایک دوسرے کو مت قتل کرو اور جب رمی کرنا ہو تو چھوٹی سی کنکری کے ساتھ رمی کرو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لوٹے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لئے حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی۔ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے اس بیٹے کی عقل جاتی رہی ہے اس کے حق میں اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے اسے پانی لانے کو فرمایا، وہ پتھر کے بنے ایک چھوٹے سے پیالے میں پانی لے آئی۔ آپ نے اس میں چہرہ انور کو دھویا، اس میں لعاب دہن ڈالا، اس میں پھونک ماری اور فرمایا اسے لے جاؤ اس پانی سے بچے کو نہلاؤ اور اللہ سے شفا طلب کرو۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے اس عورت سے کہا میرے اس بیٹے کے لئے مجھے اس میں سے تھوڑا سا پانی دے دو میں نے اس سے اپنی انگلیوں کو تر کر کے اپنے بیٹے کے پہلو پہ مل دیں

وہ سب لوگوں سے بڑھ کر نیک ہوا۔ بعد میں میں نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے بیٹے کا کیا بنا؟ اس نے کہا وہ اچھی طرح تندرست ہو گیا ہے

﴿سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا کُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا .

﴿الطبرانی﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بدگمانی ہی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کی ٹوہ نہ لگاؤ، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، باہم قطع تعلق نہ کرو اور سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔

﴿حضور ﷺ سے منسوب مشکیزہ سے گھی برامد ہوتا رہا﴾

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِکٍ نِالْبَهْزِیَّةَ کَانَتْ تُهْدِیْ فِیْ عُکَّةٍ لَّهَا سَمَنًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَبَیْنَمَا بَنُوْهَا یَسْئَلُوْنَهَا

Marfat.com

اَلْاِدَامَ وَلَیْسَ عِنْدَهَا شَیْءٌ فَعَمَدَتْ اِلٰی عُکَّتِهَا الَّتِیْ کَانَتْ تُهْدِیْ فِیْهَآ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ فِیْهَا سَمْنًا فَمَا زَالَ یَدُوْمُ لَهَا اُدُمُ بَنِیْهَا حَتّٰی عَصَرَتْهُ وَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعَصَرْتِیْهِ ؟ قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْهِ مَازَالَ ذٰلِکِ لَکِ مُقِیْمًا .

﴿مسند امام احمد ۱۴۷۱۹﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا چمڑے کے مشکیزے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف گھی کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، اسی دوران ایک مرتبہ ان کے بچے ان سے سالن مانگنے لگے جبکہ ان کے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی جس مشکیزے میں وہ حضور کی طرف گھی کا ہدیہ کرتی تھیں اس کا قصد کیا تو اس میں کچھ گھی پا لیا، اس کے بعد سے ہمیشہ وہ اس سے بچوں کے لئے سالن کے طور پر گھی لیتی رہیں لیکن ایک مرتبہ انہوں نے اس مشکیزے کو پورا نچوڑ لیا، اور حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟ عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اسے رہنے دیتیں تو اس میں گھی ہمیشہ تمہارے لیے موجود رہتا۔

Marfat.com

﴿دعائے شفاء﴾

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُتِیَ بِالْمَرِیْضِ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُکَ شِفَآءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا .

﴿مسند امام احمد ۲۵۵۱۵﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب رسول اللہ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ اس کے لئے یوں دعا فرماتے "اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُکَ شِفَآءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا" (اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور فرما اور شفا عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو اپنے پیچھے کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

﴿معلم کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والا بوڑھا طالب علم﴾

عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ یَا قَبِیْصَةُ ! مَا جَآءَ بِکَ ؟ قُلْتُ کَبُرَتْ سِنِّیْ وَرَقَّ عَظْمِیْ فَاَتَیْتُکَ لِتُعَلِّمَنِیْ مَا یَنْفَعُنِی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ قَالَ یَا قَبِیْصَةُ مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَّلَا شَجَرٍ وَّلَا مَدَرٍ اِلَّا اسْتَغْفَرَ لَکَ یَا

قَبِيْصَةُ اِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَقُلْ ثَلاَثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ تُعَافٰى مِنَ الْعَمٰى وَالْجُذَامِ وَالْفَالِجِ يَا قَبِيْصَةُ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَافْضِ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ

﴿مسند امام احمد ح ۲۰۸۷۸﴾

حضرت قبیصہ بن المخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا! اے قبیصہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی، میری عمر زیادہ اور ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ مجھے کوئی ایسی تعلیم دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے آپ نے فرمایا۔ (اے قبیصہ! تو ادھر آتے ہوئے) جس کسی پتھر، درخت اور ڈھیلے سے گزرا تو اس نے تیرے لئے استغفار کیا۔ اے قبیصہ! جب تو فجر کی نماز پڑھ لے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ کہا کر اس طرح تو اندھے پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہے گا۔

اے قبیصہ! یہ کلمات پڑھا کر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَافْضِ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ (اے میرے اللہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں میں تجھ سے ان کا سوال کرتا ہوں مجھ پر اپنا فضل انڈیل دے، مجھ پر اپنی رحمت کو پھیلا دے اور

اپنی برکات مجھ پر نازل فرمادے۔

﴿پیارے آقا ﷺ کی خدمت میں بیٹے کا ہدیہ﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَّ سَمَنٍ وَّ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَآئِمًا فَقَالَ اَعِیْدُوْا تَمْرَکُمْ فِیْ وِعَآئِہٖ وَسَمَنَکُمْ فِیْ سِقَآئِہٖ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَ صَلَّیْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَلِاَھْلِھَا بِخَیْرٍ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ لِیْ خُوَیْصَّۃً قَالَ وَمَا ھِیَ ؟ قَالَتْ خَادِمُکَ اَنَسٌ قَالَ فَمَا تَرَکَ خَیْرَ آخِرَۃٍ وَّ لَا دُنْیَا اِلَّا دَعَا لِیْ بِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْہِ قَالَ فَمَا مِنَ الْاَنْصَارِ اِنْسَانٌ اَکْثَرَ مِنِّیْ مَالًا .

وَذُکِرَ اَنَّہٗ لَا یَمْلِکُ ذَھَبًا وَلَا فِضَّۃً غَیْرَ خَاتَمِہٖ قَالَ وَذُکِرَ اَنَّ ابْنَتَہُ الْکُبْرٰی اَمِیْنَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّہٗ دُفِنَ مِنْ صُلْبِہٖ اِلٰی مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ نَیِّفًا عَلٰی عِشْرِیْنَ وَ مِایَۃٍ

﴿مسند امام احمد ١٢٠٧٦﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کھجور اور گھی پیش کیا جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّم روزے دار تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اپنی کھجوروں کو برتن میں اور گھی کو مشکیزہ میں واپس رکھ دو، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گھر کے ایک کونے کی طرف اٹھے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں، ہم نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ام سلیم اور اس کے اہل خانہ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ تو ام سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے پاس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے ایک خادم ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ عرض کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خادم انس۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (یہ بات سن کر) دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے نہ مانگی ہو۔ اور پھر فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْہِ (اے اللہ اسے مال اور اولاد عطا فرما اور ان میں برکت عطا فرما) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمام انصار میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار نہ ہوا۔ جبکہ بتایا گیا ہے کہ ان کے پاس (اس دعا سے قبل) ایک انگوٹھی کے سوا کوئی سونا چاندی نہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں ان کی بڑی بیٹی امینہ نے بتایا کہ میری پشت سے حجاج کے دور تک ایک سو بیس سے کچھ زائد افراد دفن کئے جا چکے ہیں۔

حضور ﷺ کی یاد میں مچلنے والے غلام

أُخبِرْنَا عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا شَمِمْتُ شَيْئًا عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا قَطُّ وَلَا شَيْئًا قَطُّ أَطْيَبَ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ ثَابِتٌ فَقُلْتَ يَآ اَبَا حَمْزَةَ اَلَسْتَ كَاَنَّكَ تَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَكَاَنَّكَ تَسْمَعُ اِلٰى نَغْمَتِهٖ ؟ فَقَالَ بَلٰى وَاللهِ اِنِّيْ لَا رْجُوْ اَنْ اَلْقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خُوَيْدِمُكَ . قَالَ خَدَمْتُهُ عَشَرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِيْ كَمَا يَشْتَهِيْ صَاحِبِيْ اَنْ يَّكُوْنَ مَا قَالَ لِيْ فِيْهَا اُفٍّ وَّلَا قَالَ لِيْ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا وَاَنْ لَّا فَعَلْتَ هٰذَا .

﴿مسند امام احمد ۱۳۳۵۰﴾

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے ہمیں روایت پہنچی کہ جناب انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد آپ کے متعلق ایک مرتبہ یوں اظہارِ خیال فرمایا کہ: میں نے عنبر، مشک اور اس کے علاوہ کوئی چیز حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے جسم مبارک کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار نہیں سونگھی ۔ اور میں نے دیباج اور ریشم کو بھی چھو کر دیکھا لیکن چھونے میں رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے جسم مبارک سے بڑھ کر کسی چیز کو نرم و ملائم نہیں پایا۔

Marfat.com

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابا حمزہ کیا آپ کو ایسا نہیں لگ رہا جیسے آپ اس وقت بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھ رہے ہوں اور ان کی رسیلی آواز کو سن رہے ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ قسم اللہ کی میں امید لگائے بیٹھا ہوں کہ روزِ قیامت آپ کو ملوں گا تو کہوں گا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم آپ کا یہ ادنیٰ خادم حاضر ہے۔

پھر انہوں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں نے مدینہ منورہ میں دس سال آپ کی خدمت گزاری کی اور میں ایسا لڑکا تھا کہ میرا ہر کام ایسا نہ ہوتا تھا جسے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم چاہتے تھے کہ ہو، اس کے باوجود اس کریم مالک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیا یا کیوں نہیں کیا۔

﴿تکبر کے سبب جنت سے محرومی﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ .

﴿مسند امام احمد ۰ ۴۳۱۰﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا رائی کے دانے برابر بھی اگر کسی کے دل میں تکبر ہوگا تو وہ

Marfat.com

جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

﴿اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے﴾

حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

﴿مسند امام احمد ح ۱۵۵۱۱ ص ۲۳۶ ج ۱۲﴾

حضرت حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ نے عطا فرمایا، اس کے بعد میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا فرمایا۔ اور پھر فرمایا بے شک یہ مال تو طبیعت کو بھلا اور میٹھا لگتا ہے لیکن جو اسے ضرورت کے مطابق لے تو اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔ اور جو اسے لالچ کے طور پر حاصل کرے تو اس کے لئے اس میں کوئی برکت نہیں ہوتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو! اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے بہتر ہے)

Marfat.com

﴿تجارت میں برکت کا سبب﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَآئِعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَ بَیَّنَا رُزِقَا بَرَکَۃَ بَیْعِہِمَا ۔ وَاِنْ کَذَبَا وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَۃُ بَیْعِہِمَا ۔

﴿مسند امام احمد ح ۲۵۵۲۳﴾

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا دو آدمی جو کوئی سودا کریں جب تک وہ جدا نہ ہوں ہر ایک کو (سودا توڑنے یا باقی رکھنے کا) اختیار ہے۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور مال کی حالت صحیح بیان کریں تو ان کے سودے میں انہیں برکت عطا کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ جھوٹ بولیں اور کسی معاملہ کو چھپائیں تو ان کے سودے میں سے برکت زائل کر دی جاتی ہے۔

﴿والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک﴾

قَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ہَلْ بَقِیَ عَلَیَّ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ م بَعْدَ مَوْتِہِمَآ اَبَرُّ ہُمَا بِہٖ ؟ قَالَ نَعَمْ. خِصَالٌ اَرْبَعَۃٌ اَلصَّلَاۃُ عَلَیْہِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَہُمَا وَاِنْفَاذُ عَہْدِہِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِہِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا رَحِمَ لَکَ اِلَّا مِنْ قِبَلِہِمَا فَہُوَ الَّذِیْ بَقِیَ عَلَیْکَ مِنْ بِرِّہِمَا بَعْدَ

Marfat.com

مَوْتِهِمَا .

﴿مسند امام احمد ح ۱۶۰۰۴ ص ۴۳۵﴾

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھا تھا اس دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم میرے والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی مجھ پر لازم ہے جو میں ان کے ساتھ کروں؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں۔ چار نیکیاں ہیں ایک ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور استغفار کرنا۔ دوسری ان کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا۔ تیسری ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔ چھوتھی صلہ رحمی کرنا ایسے رشتوں کو نبھانا جو صرف انکی وجہ سے ہیں۔ پس یہ نیکیاں ہیں جو ان کی وفات کے بعد تیرے ذمے ہیں۔

﴿حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں دلہن ولیمہ کے شرکاء کی خادمہ بنی﴾

سَهْلٌ يَقُوْلُ اَتٰى اَبُوْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَ هِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ تَدْرُوْنَ مَاسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اِنْقَعَتْ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلَةِ فِيْ تَوْرٍ .

Marfat.com

﴿رواہ البخاری ح ۱ ۵۵۹﴾

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے اور آپ کو اپنے ولیمہ میں قدم رنجا فرمانے کی دعوت پیش کی۔ اس دن اس کی بیوی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ اس دن دلہن تھی۔

ابو اسید نے کہا: کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پینے کے لئے کیا پیش کیا پھر خود ہی بتایا کہ اس نے پیالہ میں کھجوریں رات سے بھگو رکھی تھیں۔

﴿فقیر کی دوستی قیامت تک کی دوستی﴾

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "یُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ"

فَاِذَا عَلِمْتَ ذٰلِکَ اَیُّھَا الْاَخُ الشَّفِیْقُ . فَلَا تُخَالِلْ اِلَّا مَنْ یَنْھَضُکَ حَالُہٗ . وَیَدُلُّکَ عَلَی اللّٰہِ مَقَالُہٗ . وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَقِیْرُ الْمُتَجَرِّدُ عَنِ السِّوٰی . اَلْمُقْبِلُ عَلَی الْمَوْلٰی فَلَیْسَتِ اللَّذَّۃُ اِلَّا فِیْ مُخَالَلَتِہٖ . وَ لَا السَّعَادَۃُ اِلَّافِیْ خِدْمَتِہٖ وَ مُصَاحَبَتِہٖ .

﴿عنوان التوفیق فی آداب الطریق﴾

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

Marfat.com

انسان قیامت کے روز اپنے دوست کے دین پر اٹھایا جائے گا۔تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھے کہ کس طرح کے شخص سے دوستی کر رہا ہوں۔

اے پیارے بھائی! جب تجھے یہ بات معلوم ہو چکی تو تو دوستی نہ کر مگر اس شخص سے جس کا حال تجھے بیدار کر دے، جس کی گفتگو اللہ کی طرف تیری رہنمائی کرے اور یہ صرف وہ فقیر ہو سکتا ہے جو ماسوی اللہ سے بیگانہ ہو، مالک کی طرف متوجہ ہو۔ پس مزہ اسی کی دوستی میں ہے اور خوش بختی اسی کی خدمت اور رفاقت میں ہے۔

﴿جنت اور مسجد﴾

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ : لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالْجَنَّةِ لَاخْتَرْتُ الْمَسْجِدَ .

وَلَعَلَّهٗ لِاَنَّهٗ يُؤَدِّیْ اِلٰی کَمَالِ الْمَرْتَبَةِ فِی الْجَنَّةِ اَوْ لِاَنَّ فِيْهِ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَمُوَافَقَةُ الْقَلْبِ وَ رِضَاءُ الرَّبِّ

﴿مرقاۃ ج ۲ ص ۲۱۴﴾

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اگر مجھے مسجد اور جنت میں اختیار دیا جائے تو میں مسجد کو پسند کروں گا۔

صاحب مرقاۃ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شاید اس لئے پسند کیا کہ وہ جنت میں اعلیٰ مرتبہ تک پہنچاتی ہے۔ یا اس لئے کہ اس میں

Marfat.com

نفس کی مخالفت، دل کی موافقت اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

﴿ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونا بھی مؤمن کا مصافحہ ہے﴾

عَنْ مَقْسَمٍ قَالَ لَقِيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَصَافَحْتُهٗ فَقَالَ اَلتَّقَابُلُ مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ.

﴿عنوان التوفیق فی آداب الطریق﴾

مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے ملا میں نے مصافحہ کیا تو انہوں نے فرمایا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونا مؤمن کا مصافحہ ہے۔

﴿ایک دوسرے پر بیک وقت سلام کا حکم﴾

فَلَوِ الْتَقٰى رَجُلَانِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ دَفْعَةً وَّاحِدَةً يَجِبُ عَلٰى كُلٍّ مِّنْهُمَا الْجَوَابُ.

﴿المرقاۃ﴾

لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّزَادَ عَلَى الْبَرَكَاتِ شَىْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِكُلِّ شَىْءٍ مُّنْتَهًى وَّ مُنْتَهَى السَّلَامِ الْبَرَكَاتُ.

﴿کذا فی المحیط﴾

اگر دو آدمی آپس میں ملاقات کریں اور دونوں بیک وقت ایک

دوسرے پر سلام کریں تو ہر ایک پر جواب دینا واجب ہے۔

یہ مناسب نہیں کہ سلام میں برکاتہ پر کسی کلمہ کا اضافہ کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر شئی کی انتہاء ہے اور سلام کی انتہاء برکاتہ کے کلمہ پر ہوتی ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت﴾

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ اِمْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ یَعْقُوْبَ وَکَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکَ اَنَّکَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَیِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهٗ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَمَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّیْ اَرٰی شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلٰی اِمْرَاَتِکَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِیْ فَانْظُرِیْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلٰی اِمْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا

Marfat.com

فَجَآءَتْ اِلَیْہِ فَقَالَتْ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا فَقَالَ اَمَّا لَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَمْ نُجَامِعْھَا .

﴿صحیح مسلم کتاب اللباس و الزینۃ﴾

قَالَ النَّوَوِیُّ : یُسْتَثْنٰی مِنَ الْاَمْرِ بَاِعْفَآءِ اللِّحٰی مَالَوْ نَبَتَتْ لِلْمَرْأَۃِ لِحْیَۃٌ فَاِنَّہٗ یُسْتَحَبُّ لَھَا حَلْقُھَا وَ کَذَا لَوْ نَبَتَتْ لَھَا شَارِبٌ اَوْ عُنْفَقَۃٌ .

﴿عمدۃ القاری ص ۴۷ ج ۲۲﴾

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو خوبصورتی کے لئے گدنے اور گدوانے والیوں پر، ابرو اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جنہیں ام یعقوب کہا جاتا تھا اور یہ قرآنِ حکیم پڑھا کرتی تھیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، کہنے لگیں۔ آپ کی طرف سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گدنے، گدوانے والیوں پر، ابرو اکھڑوانے والیوں پر اور حسن کی خاطر دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں، لعنت فرمائی ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّم نے لعنت فرمائی اور یہ بات کتاب اللہ میں موجود ہے تو ان پر میں کیوں نہ لعنت کروں؟

اس عورت نے کہا قرآن حکیم کی (جلد کی) دوتختیوں کے درمیان جو کچھ ہے میں نے بھی پڑھا ہے لیکن میں نے یہ بات کہیں نہیں پائی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اسے پڑھتی تو ضرور پالیا ہوتا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا ''جو کچھ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تم کو عطا کریں وہ لےلو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ''

تو عورت کہنے لگی یہ چیزیں تو میں تمہاری عورت میں ابھی بھی دیکھتی ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جا اور دیکھ۔

راوی کہتے ہیں جب وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے پاس پہنچی تو اس نے ان چیزوں میں سے کچھ نہ پایا تو پھر واپس آپ کے پاس آئی کہنے لگی میں نے کچھ نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو ہم اسے اپنے پاس نہ رکھتے۔

حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ

نامصات متنمصات یعنی ابرو اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں کے حکم سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جن کے داڑھی کے بال نکل آئیں۔ چنانچہ اگر عورت (کے چہرے پر) داڑھی کی جگہ کچھ بال اگیں تو انہیں منڈوا دینا مستحب ہے اس طرح اگر مونچھوں اور ٹھوڑی اور نچلے ہونٹ کے درمیان کچھ

Marfat.com

بال اگیں تو انہیں منڈوا دینا بھی مستحب ہے۔

﴿حضور ﷺ نے آیاتِ شفا عطا فرمائیں﴾

نُقِلَ عَنِ الشَّیْخِ الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّ وَلَدَہٗ مَرِضَ مَرَضًا شَدِیْدًا حَتّٰی اَشْرَفَ عَلَی الْمَوْتِ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ الْاَمْرُ قَالَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَشَکَوْتُ اِلَیْہِ مَا بِوَلَدِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَاتِ الشِّفَآءِ فَانْتَبَھْتُ فَاَفْکَرْتُ فِیْھَا مَا ذَا ھِیَ فِیْ مَوَاضِعَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَھِیَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی " وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ " " وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ " " یَخْرُجُ مِنْ م بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ " " وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ " " وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ " " قُلْ ھُوَلِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ " قَالَ فَکَتَبْتُھَا ثُمَّ حَلَلْتُھَا بِالْمَآءِ وَسَقَیْتُہٗ اِیَّاھَا فَکَاَنَّمَا نَشِطَ مِنَ الْعِقَالِ

﴿۲۴۸ الانوار المحمدیة من المواھب اللدنیة﴾

شیخ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کا بیٹا سخت بیمار ہوا حتی کہ قریب المرگ ہوگیا ان کی پریشانی بہت بڑھ گئی۔ فرماتے ہیں میں نے خواب میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی آپ کی خدمت اقدس میں بچے کی بیماری کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم آیاتِ شفا کو چھوڑ کر کدھر

Marfat.com

جارہے ہو۔ میں بیدار ہوا اور غور وفکر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ آیات کتاب اللہ میں چھ جگہ ہیں میں نے ان کو لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا۔ وہ اس طرح ٹھیک ہوگیا۔ جیسے بندھا ہوا کھل جاتا ہے۔

﴿تصوف کیا ہے؟﴾

قَالَ الْجُنَيْدُ لَيْسَ التَّصَوُّفُ بِكَثْرَةِ الصِّيَامِ اِنَّمَا التَّصَوُّفُ سَلَامَةُ الصَّدْرِ وَ سَخَاوَةُ النَّفْسِ .

﴿رسالة احكام السماع للقشيری﴾

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کثرتِ صیام کا نام تصوف نہیں بلکہ سلامتِ صدر اور سخاوتِ نفس تصوف ہے۔

﴿اللہ عزّ و جلّ تک پہنچنے کے ذرائع﴾

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اِخْوَانِىْ مَاوَصَلْتُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِقِيَامِ لَيْلٍ وَّلَا صِيَامِ نَهَارٍ وَّلَا دِرَاسَةِ عِلْمٍ وَّلٰكِنْ وَصَلْتُ اِلَى اللّٰهِ بِالْكَرَمِ وَالتَّوَاضُعِ وَ سَلَامَةِ الصَّدْرِ.

فَدَلَّ كَلَامُ الشَّيْخِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اَنَّ الْكَرَمَ هُوَ الْاَسَاسُ . وَاَنَّ التَّوَاضُعَ يَتِمُّ لِلسَّالِكِ بِهٖ

Marfat.com

الْغِرَاسُ فَإِذَا تَمَّ لَهُ هٰذَانِ الْأَمْرَانِ سَلِمَ صَدْرُهُ مِنَ الْعَلَائِقِ . وَ زَالَ عَنْ طَرِيْقِهٖ كُلُّ عَائِقٍ . وَلِذٰلِكَ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا . وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا . اَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ . وَ تَابَعَ الصِّيَامَ . وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .

فَتَامَّلْ هٰذَا الْحَدِيثَ يَآ اَخِيْ حَيْثُ بَدَاَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاِلَانَةِ الْكَلَامِ . وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى التَّوَاضُعِ ثُمَّ ثَنّٰى بِاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى الْكَرَمِ اَتٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَمَآ اَشَارَ اِلَيْهِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَانْهَضْ اَخِيْ اِلٰى هٰذِهِ الْمَآثِرِ وَبَادِرْ وَاجْمَعْ مَعَهَا حُسْنَ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ . وَ غُضَّ الطَّرْفَ عَنْ مَسَاوِي الْاِخْوَانِ اِنْ وَقَفْتَ مِنْهُمْ عَلٰى عَثْرَةٍ وَّلَا تَشْهَدْ اِلَّا مَحَاسِنَهُمْ . كَمَا قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحِكْمَةِ الْفَتُوْحِيَّةِ : رُؤْيَةُ مَحَاسِنِ الْعَبِيْدِ وَ الْغَيْبَةِ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِّنْ كَمَالِ التَّوْحِيْدِ .

﴿عنوان التوفيق فی آداب الطريق﴾

فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے میرے بھائیو! میں اللہ تعالیٰ تک قیامِ لیل، صیامِ نہار اور علم کی تدریس کی وجہ سے نہیں پہنچا لیکن میں اللہ تعالیٰ تک کرم، تواضع اور سلامتِ صدر کی وجہ سے پہنچا ہوں۔

Marfat.com

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا کلام اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ کرم (سخاوت) جو ہے وہ بنیاد (بیج) ہے اور تواضع کے ذریعہ سالک پودا لگانے کا عمل پورا کرتا ہے۔

جب یہ دونوں کام پورے ہو جائیں تو سینہ تمام دینوی محبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے راستے کی ہر رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت کے اندر کچھ ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر اندر سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا اندر باہر سے نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو کلام میں نرمی برتیں، کھانا کھلائیں، لگاتار روزے رکھیں اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں وہ نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

تو اے بھائی! تو اس حدیث پر غور کر، حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نرم کلامی سے آغاز فرمایا جو کہ تواضع کی طرف اشارہ ہے۔ پھر کھانا کھلانے کی تعریف فرمائی ہے تو یہ اشارہ ہے کرم (سخاوت) کی طرف پھر اس کے بعد نماز روزہ کا ذکر فرمایا ہے جیسا کہ اس طرف شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا۔

پس اے بھائی: ان عمدہ کاموں کو اپنانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ جلدی کر۔ اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق بھی اپنے اندر پیدا کر۔

بھائیوں کے عیوب سے چشم پوشی کر اگرچہ تو ان کی کسی لغزش سے

Marfat.com

واقف بھی ہو جائے۔ صرف ان کے اچھے اوصاف کی گواہی دے جیسا کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ''حکمۃ الفتوحیۃ'' میں فرمایا: بندوں کے محاسن کو دیکھنا اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرنا کمال توحید میں سے ہے۔

﴿بے ادب بے مراد﴾

قَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ اَشَدِّ الْحِرْمَانِ اَنْ تَجْتَمِعَ مَعَ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَلَا تُرْزَقَ الْقُبُوْلَ مِنْهُمْ . وَمَاذٰلِكَ اِلَّا لِسُوْءِ الْاَدَبِ مِنْكَ . وَاِلَّا فَلَا بُخْلَ مِنْ جَانِبِهِمْ وَلَا نَقْصَ مِنْ جِهَتِهِمْ .

﴿عنوان التوفیق فی آداب الطریق﴾

صوفیاء میں سے کسی کا قول ہے کہ

اگر تو اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرلے اس کے باوجود ان کی بارگاہ میں تیری قبولیت نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی بدنصیبی نہ ہوگی۔ اس کا سبب صرف اور صرف تیری بے ادبی ہے۔ ورنہ اولیاء اللہ کی طرف سے نہ تو بخل ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی کمی۔

﴿ایمان کی نظر کا کمال﴾

زَارَ بَعْضُ السَّلَاطِيْنِ ضَرِيْحَ اَبِىْ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ هَلْ هُنَا اَحَدٌ مِمَّنِ اجْتَمَعَ بِاَبِىْ يَزِيْدَ ؟ فَاُشِيْرَ اِلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ فِى

Marfat.com

السِّنِّ كَانَ حَاضِرًا هُنَاكَ فَقَالَ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ شَيْئًا مِنْ كَلَامِهِ ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ لَاتَحْرِقُهُ النَّارُ . فَاسْتَغْرَبَ السُّلْطَانُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَقَالَ كَيْفَ يَقُوْلُ اَبُوْ يَزِيْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْ جَهْلٍ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَحْرِقُهُ النَّارُ ؟ فَقَالَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ لِلسُّلْطَانِ . اَبُوْجَهْلٍ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَرٰى يَتِيْمَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّلَوْ رَآهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحْرِقْهُ النَّارُ . فَفَهِمَ السُّلْطَانُ وَ اَعْجَبَهُ هٰذَا الْجَوَابُ مِنْهُ اَیْ اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ بِالتَّعْظِيْمِ وَ الْاِكْرَامِ وَ اعْتِقَادِ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ رَآهُ بِهٰذَا الْمَعْنٰى لَمْ تَحْرِقْهُ النَّارُ وَلٰكِنَّهُ رَآهُ بِاحْتِقَارٍ وَّ اعْتِقَادِ اَنَّهُ يَتِيْمُ اَبِيْ طَالِبٍ . فَلَمْ تَنْفَعْهُ تِلْكَ الرُّؤْيَةُ وَاَنْتَ يَآ اَخِیْ لَوِ اجْتَمَعْتَ بِقُطْبِ الْوَقْتِ وَ لَمْ تَتَاَدَّبْ لَمْ تَنْفَعْكَ تِلْكَ الرُّؤْيَةُ بَلْ كَانَتْ مَضَرَّتُهَا عَلَيْكَ اَكْثَرَ مِنْ مَنْفَعَتِهَا .

﴿عنوان التوفيق فی آداب الطریق﴾

کسی بادشاہ کا ذکر ہے کہ وہ حضرت ابی یزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہوا۔ اس نے پوچھا کیا یہاں پر کوئی شخص ہے جس نے ابو یزید رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجلس کی ہو؟ ایک بڑی عمر کے شیخ جو وہاں موجود تھے ان کی طرف اشارہ کیا گیا۔ بادشاہ نے ان سے پوچھا آپ نے ان سے کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں۔ ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے

میری زیارت کی اسے آگ نہیں جلائے گی ۔ بادشاہ یہ بات سن کر انتہائی متعجب ہوا اور کہنے لگا ابو یزید رضی اللہ عنہ نے یہ بات کیسے کہہ دی حالانکہ ابوجہل نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تھا مگر آگ اسے جلا رہی ہے۔

شیخ نے بادشاہ سے کہا ابوجہل نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو نہیں دیکھا بلکہ ابوطالب کے یتیم کو دیکھا، اگر وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیتا تو اسے آگ نہ جلاتی بادشاہ سمجھ گیا اور اسے یہ جواب بہت ہی پسند آیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ابوجہل نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو نہ تو تعظیم و اکرام کیساتھ اور نہ ہی اس اعتقاد کے ساتھ دیکھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ اگر وہ ان اوصاف کے ساتھ دیکھتا تو اسے آگ نہ جلاتی لیکن اس نے تو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اس اعتقاد کے ساتھ دیکھا کہ وہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے ہیں چنانچہ آپ کو دیکھنے سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

تو اے میرے بھائی! اگر تجھے قطب وقت کی مجلس بھی میسر آ جائے اور تو ادب اختیار نہ کرے تو اس کی زیارت تجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی ۔ بلکہ اس کا نقصان اس کے نفع سے بڑھ کر تجھے پہنچے گا۔

Marfat.com

﴾اہل مکہ کے ساتھ حسن ظن﴿

(مشائخ میں سے کسی کا فرمان ہے کہ) مکہ مکرمہ میں بعض لوگوں کی طرف سے مجھے ایذائیں پہنچیں چنانچہ میرے دل میں خیال گزرا کہ کیا اچھا ہوتا اگر اس مقدس مقام کے لوگ اور زیادہ شائستہ ہوتے اور برابر یہ خیال کانٹے کی طرح میرے دل میں چبھنے لگا ایک رات میں تنہائی میں مصروف طواف تھا اور اغیار سے مجھے فرصت نصیب ہوگئی تھی کہ اچانک میرے کاندھے نے محسوس کیا اور میرے کانوں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اے عبدالحق! یہ لوگ ہماری درگاہ کے خانہ زاد ہیں ان پر اعتراض نہ کر صرف انکساری وتکریم کا اظہار کر چنانچہ اس کے بعد میں ہمہ تن انکساری وادب ہوگیا۔

﴾نفحات الانس تالیف خواجہ محمد ہاشم کشمی ص ۱۶۰﴿

﴾صوفی خلق خدا کا شفیق﴿

قَالَ سَهْلٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلصُّوْفِيُّ مَنْ صَفَا مِنَ الْكَدَرِ، وَ امْتَلَأَ مِنَ الْفِكْرِ، وَانْقَطَعَ اِلَى اللّٰهِ عَنِ الْبَشَرِ وَاسْتَوٰى عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالْمَدَرُ اَیْ لَا رَغْبَةَ لَهٗ فِیْ شَیْءٍ دُوْنَ مَوْلَاهُ.

وَقَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلصُّوْفِيُّ كَالْاَرْضِ يُطْرَحُ عَلَيْهِ كُلُّ قَبِيْحٍ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا كُلُّ مَلِيْحٍ. وَقَالَ اَيْضًا: اَلصُّوْفِيُّ كَالْاَرْضِ يَطَاهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَكَالسَّمَاءِ يُظِلُّ كُلَّ شَيْءٍ وَ

كَالْمَطَرِ يَسْقِيْ كُلَّ شَيْءٍ.

﴿معراج التشوف الی حقائق التصوف﴾

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صوفی وہ ہے جو کدورتوں سے پاک ہو جائے اور وہ فکر آخرت سے پر ہو جائے، اللہ کیلئے بندوں سے کٹ جائے اور اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو جائیں۔ یعنی اپنے مالک کے سوا اسے کسی چیز میں رغبت نہ رہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صوفی زمین کی طرح ہوتا ہے جس پر ہر گندی چیز پھینکی جاتی ہے مگر اس کے اندر سے ہر اچھی چیز برآمد ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایک طرف صوفی مثل زمین کے ہے جسے نیک اور بد سبھی لتاڑتے ہیں اور دوسری طرف مثل آسمان کے ہے جو ہر چیز پر سایہ فگن ہے اور مثل بارش کے جو ہر چیز کو سیراب کرتی ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے دیکھ﴾

قَالَ عَامِرُ بْنُ قَيْسٍ لِاَحَدِ الْعَارِفِيْنَ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ لَقَدِ اسْتَعَنْتَ بِمَنْ هُوَ اَعْجَزُ مِنْكَ. اَطِعِ اللّٰهَ وَ اعْتَصِمْ بِهٖ يُعْطِكَ اَعْظَمَ مَايُعْطِي السَّائِلِيْنَ.

﴿حَالَةُ اَهْلِ الْحَقِيْقَةِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ﴾

حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ نے عارفین کی جماعت میں سے کسی

Marfat.com

سے گزارش کی کہ میرے لئے اللہ سے دعا کریں۔ تو اس درویش نے کہا:

تو نے اس شخص سے مدد چاہی جو تجھ سے زیادہ عاجز ہے۔ پھر اس نے کہا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبراری کر اور اس کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھ۔ وہ تجھے سوال کرنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائے گا۔

خدائے غیور

مولانا خدا بخش خیر پوری کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ آپ ملتان کے ایک کوچہ سے گزر رہے تھے، ایک کتیا آپ کو بھونکی۔ آپ نے مڑ کر اسے ایک نظر سے دیکھا اور چلے گئے۔ جب واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کتیا مری پڑی ہے۔ آپ ایک لحہ کے لئے رک گئے اور فرمایا اے کتیا: اس فقیر نے تجھے کچھ نہیں کہا خدائے غیور سے اس کے بندے کے حق میں تیری گستاخی گوارا نہیں ہوسکی۔

تذکرہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی

Marfat.com